Malfuzat Shaikh Wajihuddin Alvi Gujarati

ILMI NAQUSH

Gulam Mustafa Khan Sahab

Page no 97-104

1957

۴/۴۲/۸

علمی نقوش

از

(پروفیسر ڈاکٹر) غلام مصطفےٰ خاں
ایم۔ اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی
صدر شعبۂ اردو۔ سندھ یونی ورسٹی۔ حیدرآباد
(سابق صدر شعبۂ اردو۔ ناگ پور یونی ورسٹی)

108/072
009857

سنہ ۱۹۵۶ء

جملہ حقوق محفوظ قیمت للعہ ر

علمی کتب خانہ۔ ناظم آباد۔ کراچی

ملنے کے پتے:- علمی کتب خانہ۔ ناظم آباد ۳۔ کراچی
مکتبہ کارواں۔ انار کلی (ایبک روڈ) لاہور۔

① اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ[ـه]

اُن تمام محترم بزرگوں کے نام ـــ

جن کی دعاؤں اور ہمت افزائی سے اس عاجز نے قلم
پکڑنا سیکھا۔

پیراہنے کہ آید ازو بوئے یوسفم
ترسم برادرانِ غیورش قبا کنند

ـــ غلام مصطفیٰ خاں۔

[ـه] اِن آیتوں کے اعداد ۱۹۱۲ سے میرا سالِ پیدائش ظاہر ہے۔

فہرست

شمار	عنوانات	صفحہ
	مقدمہ	۵
۱	ولیؔ ویلوری کی تین مثنویاں	۷
۲	ولیؔ گجراتی کا غیر مطبوعہ کلام	۳۴
۳	خاکیؔ	۴۵
۴	حضرت شرف الدین یحییٰ منیریؒ کے اردو فالنامے	۶۰
۵	اسلامی اور غزنوی تکلّم	۶۶
۶	ملفوظات شیخ وجیہ الدین گجراتیؒ	۹۷
۷	اردو املا کی تاریخ	۱۰۵
۸	میرؔ کی مثنوی دریائے عشق کا ایک ماخذ	۱۴۹
۹	عبدالحی تاباںؔ پر ایک نظر	۱۶۹
۱۰	متینؔ برہان پوری کے اُردو مرثیے	۱۹۶
۱۱	نکاتِ احسنؔ مارہروی	۲۱۰
۱۲	غنچۂ شاہی	۲۲۵
۱۳	حافظؔ کے قصیدے	۲۳۸
۱۴	خلاصۃ الاخبار	۲۴۹
۱۵	مصطلحاتِ صوفیہ	۲۵۹
۱۶	چند مشاہیر کے خطوط	۲۷۲
۱۷	اشاریہ	۳۰۳

ملفوظات حضرت شیخ وجیہ الدین گجراتی رح

حضرت شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی علیہ الرحمہ المتوفی سنہ ۹۷۰ھ ۱۵۸۸ء کے ملفوظات بحر الحقائق کے متعلق حکیم شمس اللہ قادری صاحب کی "تاریخ زبان اردو" (طبع لکھنؤ سنہ ۱۹۳۰ء ص ۲۴-۲۵) اور مولوی عبد الحق صاحب کی کتاب "اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام" (ص ۲۵-۲۶) سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مریدوں نے وہ مجموعہ سوال و جواب کے طرز میں مرتب کیا تھا، سوالات فارسی میں ہیں اور حضرت موصوف کے جوابات ہندی (اردو) میں۔ مجھے جناب مولانا راشد برہانپوری کے یہاں ایک مختصر مخطوطہ دیکھنے کا اتفاق ہوا، جو مذکورۂ بالا ملفوظات "بحر الحقائق" کے علاوہ ہے۔ اس میں ۴۴ صفحات ہیں۔ اور آخر میں یہ عبارت ہے:-

"تمت ھٰذا الملفوظ شاہ وجیہ الحق والدین

الخلیفۃ الکامل المکمل للشیخ محمد غوث قدس اللہ

از معارف اعظم گڈھ (جون ۵۰ء)

برحمها وافاض علینا فیضهما آمین آمین
(کاتب الحروف محمد اسحٰق ولد مرزا محمد)

یہ کاتب مخطوطہ یعنی محمد اسحٰق اسی ملفوظ کے مرتب (محمد) کا بیٹا معلوم ہوتا ہے۔ مرتب نے ص نمبر ۲ میں اپنا نام اس طرح دیا ہے:۔

> "یقول العبد الفقیر الحقیر محمد .... چوں کسے را دیدندے کہ اکثر اوقات بتلاوت می گذارد فرمودندے تلاوت کہ می کند، چرا شغل نمی کند؟ دیگرے را فرمودندے آب کہ می آرد، چرا شغل نمی کند۔"

اس عبارت کے علاوہ جگہ جگہ شطاریہ طریقہ کے ذکر و شغل کی تاکید ملتی ہے۔ منتخب التواریخ اور سبحۃ المرجان وغیرہ کے حوالے حکیم شمس اللہ قادری اور مولوی عبدالحی صاحب کی کتابوں میں ہیں۔ لیکن حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی اخبار الاخیار میں کچھ ذاتی تعلقات اور استفادات کا حال بھی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

> "وفات او در سنہ سبع وتسعین وتسعمایۃ و در صحن خانقاہ خود (احمد آباد) آسودہ است۔ محرر سطور در وقتے کہ بقصد زیارت سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بداں دیار رسید، بہ ملاقات وے مستسعد شد۔ و بعضے از اذکار و اشغال سلسلۂ عالیہ قادریہ

مشرف گردید۔ اکنوں جانشین او خلفِ صدق اوست۔
شیخ عبداللہ موصوف است بہ علم و حلم و ریاضت و عزلت
و ہمت و عفت و سائر اخلاق درویشاں"۔

(اخبار الاخیار ص ۱۵۹)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت وجیہ الدین اپنے شیخ حضرت محمد غوث گوالیری (المتوفی ۹۷۰ھ/۱۵۶۲ء) کی طرح قادریہ اذکار کی طرف بھی مائل کرتے تھے۔

مرزا محمد کے اس مخطوطے میں سوال و جواب تو نہیں ہیں، لیکن جو ملفوظات ہیں ان میں جابجا ہندی (اردو) کے فقرے ملتے ہیں۔ اردوئے قدیم کے شائقین کے لیے ایسے بعض مقامات ملفوظ کی قدیم کتابت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) می فرمودند۔ نزد ما شریعت و حقیقت است
طریقت نیست یعنی تکمیل بہ طریقت، گفتم چنانچہ آنحضرت
عہد ترک بخانۂ دنیاداراں کردہ اند، فقیر ہم کند، فرمودند چرا؟
آیا دنیاداران بیگانہ اند۔ دنیاداراں! ہمیچ ہیں (ہم ہی ہیں)
(۲) می فرمودند۔ حضرت خضر و فقیر از مجلس درس جدا شدہ

سخناں می کردیم، پرسیدہ شد افادہ بود یا استفادہ؟ فرمودند ہیں رسول کی لوک یعنی مَن کان معموراً بفیض الرّسول لا یحتاج الی استفادۃٍ مِن غیرہٖ۔

(۳) می فرمودند۔ دست خضر محکم گرفتہ گفتم کہ حالِ گجرات (در قحط) چنیں شدہ است، لبساماں کے خواہد بود؟ بگوئید۔ گفتند آنچہ خدائے تعالیٰ اخفا کردہ است ظاہر نکیجی۔ ظاہر نکیجی۔ دست بہ در خلاص کنانید و بعدہٗ در مجلس درس حاضر نہ شدند۔

(۴) گفتم، بارہا میل شود کہ ایں قفص تن بشکنند، فرمودند چرا بشکنند؟ خاصا پنجرا ہی۔

(۵) سَألتُ عن تفضیل الولیِ علی النّبیِ۔ فرمودند کھری ناداں — کھری ناداں (کھرے = پکے)

(۶) فرمودند، رات دن خدا جنو کی مدح کرے (انبیا کی تعریف و تفضیل کے سلسلے میں فرمایا تھا.)

(۷) میاں شیخ صالح (مرید) خواستند کہ کسب کتابت کنند۔ فرمودند ما شطاریم۔ مارا کسب چہ مناسب؟ از ہر جا کہ بگیریم بخوریم، و در توحید مستغرق باشیم، بفعل زاہدانہ چرا مقید شویم۔ اگر قوی شبہہ باشد حیلہ کنید۔ یعنی از بقّال استقراض کنید، پرسیدم کہ اشیا را اگر مظاہر تصور کنیم چونست؟ فرمودند نہ نہ یوں تو ذوق نہ ہو وے۔

(٨) می فرمودند فیض حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ شاہِ مردانِ علیؓ رسیدہ، و از ایشاں بحضرت شیخ محمد غوث (گوالیری) قدس سرہٗ، و از ایشاں بمن رسیدہ و ...... فرمودند فلاں درویش گفتہ کہ بایزیدؒ در میان اولیا چنانست کہ درمیان انبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، از مختلف الحرمت ۔ سوال کردم فرمودند اتقیاء، و علماء، سلاطین را بر عمل آں فتویٰ دادہ اند، باز فرمودند آنچہ روایت در فقہ یا بد چرا نہ کند ۔ بھونداج ہودی، سو نہ کری ۔ (بھونڈا جو ہووے سو نہ کرے) یعنی متفق الحرمت نباشد ۔ مکرر فرمودند کہ ہر چیزے کہ متہیج ذوق و شوق باشد صوفی آں را ترک نہ کند، بملاحظہ اختلاف، بھونداج ہووے سو ترک کرے ۔

(٩) ...... گفتم کسے را کشف خود نمی شود، در اعمال چوں اختیار کند، فرمودند استخارہ مسنون منقول کند و بس گو کشف نباشد، اپنوں کوں کیا فائدہ؟

(١٠) می فرمودند کسے کہ منکر توحید و وحدتِ وجود باشد، او را تصور نقشِ اللہ و شغل طاقچہ باید فرمود، چوں عمل کند، آپیں جھکہ مار کر قبول کرے گا ۔

(١١) فرمودند کہ از مغلاں بیاموزید کہ اسپ را می خورانند و می دوانند دعوت سہ اربعین شما را کافی است تمہاری بلا ریاضت کرے ۔

(١٢) می فرمودند کہ سلوک شطاری از ہمہ سلوک اسہل و از ہمہ انفع، بارہا مردم را وصیت می کردند بتاکید کہ یک گھری یا دو گھری یا چار گھری (گھڑی)

درحضور ہر شغل می بودہ باشیم۔

(۱۳) کسے گفت کہ میاں شیخ محمد فضل اللہ (برہان پوری) ترک درس کردند، فرمودند جب ترقی پکڑیں گی، آپیں درس کہیں گی۔

(۱۴) می فرمودند شیخ محی الدین ابن عربی را درامر فرعون مجتہد مخطی گفتند (کہ فرعون را مومن گفتہ بود) فرمودند شیخ عربی خرشتہ بود، مثل او متقی برزمین پیدا شدن عجب ہست۔ اما شیخ عربی کا تقویٰ کہاں میرا امکان کہاں (صاحب ملفوظ نے یہاں یہ مفہوم لکھا ہے کہ مرتبۂ ما زالیشاں زیادہ ہست)

(۱۵) می فرمودند خلفائے حضرت شاہ عالمؒ (گجراتی۔ المتوفی سنہ ۹۸۸) گفتند کہ اگر خدمت کنید، فائدہ خواہد شد، میری تائیں کہی خدمت کی جاتی۔ (خدمت کسے الحال نمی توانم کرد)

(۱۶) فرمودند، سب چھوڑ بیٹھی تو شتاب فائدہ ہو جاوے

(۱۷) می فرمودند، وہ کیا ہوئی جو احمد آباد کے بازار میں...... برہنہ اللہ اللہ گویاں بگردد۔

(۱۸) می فرمودند، میاں صبغۃ اللہ (یکے از اولیائے گجرات) جھوددی (چھوڑدے) یعنی مسودہ تحشیۂ شرح ملاّ (کہ شیخ وجیہ الدین نوشتہ بودند) لؤا دیتی میرا جیو نکلی۔

(۱۹) کسے از بندہ قرض می خواست یک ہون یا دو ہون۔ حضرت

میاں عبد اللہ (پسر شیخ وجیہ الدینؒ)، مائل بر آں بودند کہ پُرتاب بدہند فرمودند تسی ایہاں رہتی ہو، یعنی با اہلِ محلہ خود بے مروّتی نباید کرد۔ و در آغاز صحبت چوں زیادہ ادب از بندہ دیدند فرمودند کسے کہ تعظیم من نکند من ہم تعظیمے نکنم۔ عزیزے شاید حضرت عطا محمد در وقتِ موت آنحضرت را طلب می کردند، فرمودند ہون مَردوں نوں بھی کوئی نہ آود، از تواضع مفرطہ و تکبر خالی بودند۔

(۲۰) و بندہ را فرمودند میاں صاحب را پرسید کہ شما شراب می خورید گفتند آرے۔ فرمودند ولیوں کیاں صفتاں ہوتیاں ہیں۔

(۲۱) شکوہ کردم کم عقلی خود را، فقال مُنجہ تھی اَدّی عقل ھَی وجہ سے زیادہ عقل ہے۔)

(۲۲) .... قبول استدعائے مہمانی سوال کردم وگفتم کہ تفرقہ می دہد۔ فرمودند فقیر پر فرض تو نہیں........

اس مخطوطہ میں صرف مذکورۂ بالا (خط کشیدہ) فقرے ملتے ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سے صوفیانہ مسائل کا تذکرہ ہے۔ ردّ سلب، توجہ و استمداد، ذکر و شغل وغیرہ کے متعلق کیفیات اور واقعات ملتے ہیں۔ حضرت شیخ کی اہلیہ "بی بی نازو" کے استغراق کا حال لکھا ہے کہ اُن کے ایک صاحبزادے کا انتقال ہوا، لیکن اُنھیں غم کا احساس بھی نہ ہوا۔ بعض متوسلین میاں الوجی شیخ عبد الحکیم اور شیخ عبد القیوم وغیرہ کا ذکر بھی آیا ہے۔ ایک صاحبزادے

غوث اللہ کے متعلق لکھا ہے کہ بادشاہ اکبر اُن کو اپنے دربار میں بلا رہا تھا۔ لیکن بے نیاز باپ نے جانے کی اجازت نہیں دی۔ اسی زمانے کے سید محمد جونپوری المتوفی سنہ ۹۱۰ھ کے فرقہ مہدویہ کے متعلق ہے:۔

"می فرمودند کہ مردم مہدیہ عجب جاہلانند کہ اعتقاد ایشاں آن کہ ہر کہ بگرسنگی میرد ہماں بزرگ، می فرمودند کہ بدتر از روافض اند، می فرمودند کہ بعضے آشنایاں کہ میل بعقیدۂ مہدیہ داشتند و بر ہماں عقیدہ مردند توجہ کردم تا بر احوال ایشاں مطلع شوم، احوال ایشاں را بغایت بد دیدم۔"

یہاں الفاظ کے نقل کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اگر ہم صوفیائے کرام کے ملفوظات کا بغور مطالعہ کریں تو اُن کے ذاتی رجحانات کے علاوہ اُن کے عہد کے بہت سے تاریخی واقعات اور حالات کے متعلق بھی اشارات مل سکتے ہیں۔